www.caarwan.com

نسبتیں

(حمد، نعت، سلام، منقبت)

اللہ
رسول
محمد

ڈاکٹر خورشید رضوی

ترتیب: ارسلان احمد ارسل

نسبتیں

ڈاکٹر خورشید رضوی

کلیاتِ مظہر کی تقریبِ رونمائی اور انٹرنیشنل نعت مرکز کی افتتاحی تقریب
میں ڈاکٹر خورشید رضوی اور ارسلان احمد ارسل کی یادگار تصویر

ہر لفظ کا ایک سایہ ہوتا ہے جس کو معنی کہتے ہیں۔ اچھا شاعر لفظ کو محسوس کر کے اس طرح استعمال کرتا ہے کہ اس کے حقیقی معانی سننے اور پڑھنے والوں پر آئینہ ہو جاتے ہیں۔ کاریگری اور ہنروری میں بڑا فرق ہے۔ کاریگری جب تخلیقی وفور کی آنچ سہتی ہے تو ہنرمندی میں تبدیل ہو جاتی ہے۔ خورشید رضوی کی نظم ہو، غزل ہو یا نعت و منقبت، اس ہنروری کی روشن مثالیں ہیں۔ خورشید رضوی کا شعر دل اور دماغ کو بیک وقت متاثر کرتا ہے۔ خورشید رضوی کا تازہ شعری مجموعہ ''نسبتیں'' جو حمد و نعت اور سلام و مناقب پر مشتمل ہے اور جسے ارسلان احمد ارسل نے مرتب کیا ہے، اپنی عقیدت، شیفتگی اور نیاز مندی سے قطعِ نظر فنی نقطۂ نگاہ سے تمام کا تمام ارفع شاعری کا اعلیٰ نمونہ ہے۔

مشروب چاہے مٹی کے پیالے میں ہو یا چاندی کے کٹورے میں، اصل چیز تو وہی ہے لیکن ہمارا جی چاہتا ہے کہ ہم اپنی محبوب ہستی کو جو کچھ پیش کریں، وہ ظاہری طور پر بھی آنکھوں کو بھلا لگے۔ ''نسبتیں'' کا مطالعہ اس خیال کو یقین میں بدل دیتا ہے۔ اس کی اشاعت پر میں ارسلان احمد ارسل اور انٹرنیشنل نعت مرکز کو مبارک باد پیش کرتا ہوں۔

ڈاکٹر توصیف تبسم

Title Design By: agha Nisar 0300 4882971

انٹرنیشنل نعت مرکز پبلی کیشنز (رجسٹرڈ)

46-G, Hadia Haleema Center,
Ghazni Street Urdu Bazar Bhatti Chowk Lahore. 0345-4320072, 042-37361215

www.caarwan.com

برادرم نوید صادق کے لئے

خورشید رضوی

سیدِ گرامی مرتبت خورشید رضوی عصرِ حاضر
ں اُردو دنیا کے ان نام دار و نمودار صاحبانِ قلم
ں ہیں کہ جن کی شاعری، تحقیق و تنقید اور دیگر علمی
کارنامے مثالی حیثیت رکھتے ہیں۔ ان کی غزلیں
ور نظمیں صاحبانِ ذوق میں اپنے اسلوبِ شعر،
ضامینِ تازہ اور قدرتِ اظہار کے ساتھ ساتھ
تازہ کاری کے اعتبار سے بھی اپنا ثانی نہیں
ھتیں۔ ان کا نیا مجموعۂ شعر "نسبتیں" اس کلام پر
شتمل ہے جس میں حمدیں، نعتیں اور سلام شامل
یں۔ مکے اور مدینے والوں کی نسبتیں اظہار کی
نزلوں میں کیسے معجزے دکھاتی ہیں اس کا
ندازہ خورشید رضوی کی پیشِ نظر کتاب کے
طالعے سے ہوتا ہے۔

روحانی تجربوں کی اساس عقیدہ و عقیدت
ر ہوتی ہے مگر شاعری میں اس کی داد کا معیار
رے نزدیک صرف اور صرف اس کے شاعرانہ
اسن پر متعین کیا جانا چاہیے۔ خورشید رضوی کے
ر کی چھوٹ ایک ایک مصرعے کو جگمگائے ہوئے
ہے۔ اُردو، فارسی اور عربی زبان و ادب کی
وایتوں سے مکمل آگاہی اور اللہ کریم کی مرحمتِ
اص سے سرفراز دل نے فکر اور جذبے کی سطح

www.caarwan.com

پر جوگل کاریاں کی ہیں، وہ ہماری شاعری کا ایک درخشندہ باب ہیں۔ حضراتِ ابوطالب، حسان بن ثابت، کعب بن زہیر اور عبداللہ بن رواحہ کے سلسلۂ خیرِ کثیر اور اقبال اور محسن کاکوروی کے سرچشمۂ نور کے تسلسل میں ہمارے بزرگ معاصرین حافظ مظہر الدین مظہر اور حفیظ تائب کے بعد خورشید نے جو پھول کھلائے ہیں، وہ آنے والے زمانوں کو بھی معطر کرتے رہیں گے۔ ان شاءاللہ۔

اس مجموعہ کے مرتب عزیزم ارسلان احمد ارسلؔ ہمارے شکریے کے مستحق ہیں۔ مجھے یقین ہے کہ وہ اپنے ادارے انٹرنیشنل نعت مرکز کے پلیٹ فارم سے جو نعتیہ خدمات سرانجام دے رہے ہیں وہ، ان شاءاللہ دنیا و آخرت میں اُن کے لیے عزت کا سبب بنیں گی۔

افتخار عارف
حجازِ مقدس
مارچ ۲۰۱۵ء

www.caarwan.com

بسمِ اللہ الرحمٰنِ الرَّحیم

نسبتیں

(مجموعۂ نعت)

ڈاکٹر خورشید رضوی

ترتیب

ارسلان احمد ارسل

انٹرنیشنل نعت مرکز

پبلی کیشنز (رجسٹرڈ)

46-G ۔ہادیہ حلیمہ سنٹر، غزنی سٹریٹ اُردو بازار بھاٹی چوک لاہور

042-37361215, 0345-4320072

www.caarwan.com

انتساب

جناب حفیظ تائبؒ

کے نام

جملہ حقوق بحق ادارہ محفوظ ہیں۔ اس کتاب کے کسی بھی حصے کو نقل کرنے والے کے خلاف قانونی کارروائی کی جائے گی۔ (ناشر)

جملہ حقوق محفوظ

مجموعۂ نعت : نسبتیں

شاعر : خورشید رضوی

ترتیب : ارسلان احمد ارسلؔ

سال اشاعت : مئی 2015ء

ناشر : انٹرنیشنل نعت مرکز (رجسٹرڈ)

مطبع : شرکت پرنٹنگ پریس، لاہور

کمپوزنگ : محمد لبیب جمیل

قیمت : 280روپے

ملنے کا پتہ:

G-46- حادیہ حلیمہ سنٹر، غزنی سٹریٹ اُردو بازار بھاٹی چوک لاہور

Email: naatmarkaz1@gmail.com

Naat Markaz

Fb NaatMarkazofficial

NaatMarkazPublicationsRegistered

INT. Naat Markaz Publications & A.M Publications

042-37361215, 0345-4320072

www.caarwan.com

سمجھو کہ سب دکھوں سے شفا ہوگئی مجھے
جب دل دکھا ہے نعت عطا ہوگئی مجھے

خورشید رضوی

حسنِ ترتیب

1- عرضِ مرتب .... ارسلان احمد ارسلؔ ---------- 9

2- دیباچہ .... ڈاکٹر ریاض مجید ---------- 15

حمد و مناجات ---------- 25

3- تجھ سے جی لگتا ہے میرا، جانِ تنہائی ہے تُو ---------- 27

4- جانِ تنہائی! ---------- 29

5- کتنا احسان ہے تیرا یہ عنایت کرنا ---------- 31

6- کبریائی کی رِدا عرشِ بریں پر رکھ کر ---------- 32

7- سرگوشی ---------- 34

8- یادِ حرم ---------- 35

نعتیں ---------- 37

9- پادشاہا! ترے دروازے پہ آیا ہے فقیر ---------- 39

10- آغاز نہ انجام، ازل میں نہ ابد میں ---------- 40

11- وہ جس سے مری آنکھ ہے بینا، ہے مدینہ ---------- 41

12- حمد سے نکلا ہُوا، نامِ محمدؐ، احمدؐ ---------- 42

13- کہاں کہاں نہ ہُوا ذکرِ سیدِ لولاک ---------- 44

14- ابر سا بن کے کڑی دھوپ میں چھا جاتا ہے ---------- 48

www.caarwan.com

15- یہ تاب کسے ہے کہ لکھے اُس کا قصیدہ ---------- 49

16- مجھ سے بن آئے گی کچھ نعتِ محمدؐ میں کہیں ---------- 51

17- ہے وہی کُنجِ قفس اور وہی بے بال و پری ---------- 53

18- یہ در و بام و گُنبد و محراب ---------- 56

19- دُوری حضوری ---------- 58

20- مال و منال کی ہے نہ منصب نہ جاہ کی ---------- 61

21- سبز گنبد ---------- 63

22- ہوں تو گناہگار پہ قسمت عجیب ہے ---------- 64

23- شان اُن کی سوچیے اور سوچ میں کھو جائیے ---------- 65

24- نازاں ہے اس پہ دِل کہ بُلایا گیا مجھے ---------- 66

25- سمجھو کہ سب دُکھوں سے شِفا ہو گئی مجھے ---------- 68

26- دِل میں وفورِ جوش ولائے رسولؐ ہو ---------- 69

27- لمسِ احمدؐ کے لئے چشم برہ، زنگ آلود ---------- 71

28- پھر رہِ نعت میں قدم رکھا ---------- 73

29- میں ہوں، سفرِ شوق ہے، طیبہ کی ہَوا ہے ---------- 76

30- جِنّے وی وصف کریے نیں، جے کریے غور حضورؐ دے نیں ---------- 78

31- مدینہ میں ---------- 79

سلام و مرثیہ ---------- 83

32- آتی نہیں بیان میں عظمت حُسینؑ کی ---------- 85

33- ہے جس میں کوہساروں کی عظمت، حُسینؑ ہے ---------- 87

34- اشک میں گُھل گیا لہو، سُرخ ہوا فضا کا رنگ ---------- 89

35- کربلا کی خاک پر کس کا یہ احساں ہو گیا ---------- 91

36- دیارِ ہُو میں کھڑا ہوں فنا کا عالم ہے ---------- 92

37- پھر نیا سال، نیا ماہِ محرم آیا ---------- 94

38- یہاں سے دُور، وہیں کربلا میں رہتا ہے ---------- 96

39- نئے برس کا نیا چاند آسماں پہ چڑھا ---------- 98

40- وہ یاد مجھے وصال بخشے ---------- 101

41- حُسینؑ صبر و رضا کا پیکر ---------- 102

42- اے شام کے بازار! سفر میں ہے مسلسل ---------- 104

43- مرثیہ ---------- 106

مناقب ---------- 111

44- ضمیرِ دہر کا اظہار سید ہجویرؒ ---------- 113

45- خطاب بہ حضرتِ گنج شکرؒ ---------- 115

46- خوشبوئے عقیدت ---------- 117

☆☆☆

www.caarwan.com

ارسلان احمد ارسل

عرضِ مرتب

شان اُن کی سوچئے اور سوچ میں کھو جایئے
نعت کا دل میں خیال آئے تو چپ ہو جایئے

اس بے مثال اور لازوال شعر کے خالق جناب ڈاکٹر خورشید رضوی کا شمار ایسی شخصیات میں ہوتا ہے جو کسی بھی قوم کا اثاثہ ہوتی ہیں۔ کسی بھی عہد کا فخر ہوتی ہیں۔ وہ جس دور میں زندگی گزار رہی ہوتی ہیں، وہ دور اُن سے منسوب ہونے کا متمنی ہوتا ہے۔

ڈاکٹر صاحب اب تک دنیائے علم و ادب میں (نظم اور نثر دونوں میدانوں میں) انتہائی اہم کارہائے نمایاں سرانجام دے چکے ہیں۔ ڈاکٹر صاحب بیک وقت عربی، فارسی، اردو، انگریزی اور پنجابی زبانوں پر یکساں عبور رکھتے ہیں۔ برصغیر میں عربی زبان وادب کے حوالے سے ڈاکٹر صاحب کو ایک لیجنڈ کی حیثیت حاصل ہے۔

جہاں تک ڈاکٹر صاحب کی شاعری کا تعلق ہے۔ اب تک اُن کی غزلوں اور نظموں کے پانچ شعری مجموعے بالترتیب ''شاخِ تنہا'' ''سرابوں کے صدف'' ''رائیگاں''، ''امکان'' اور ''دیریاب'' کے عناوین سے شائع ہو کر منظرِ عام پر آ چکے ہیں اور اساتذہ فن سے اپنی اہمیت اور انفرادیت کا لوہا منوا چکے ہیں۔

''نسبتیں'' جناب ڈاکٹر خورشید رضوی کا چھٹا شعری اور پہلا نعتیہ مجموعہ ہے۔ اس مجموعہ میں ڈاکٹر صاحب کے اب تک کے تمام نعتیہ کلام کے ساتھ ساتھ دیگر مذہبی شاعری

www.caarwan.com

مثلاً حمد، منقبت، سلام اور مرثیہ بھی شامل کر دی گئی ہے۔

ڈاکٹر صاحب کی نعت گوئی کا مطالعہ کریں تو معلوم ہوتا ہے کہ ڈاکٹر صاحب نعت گوئی کی عربی، فارسی، اردو اور پنجابی روایت سے پوری طرح آگاہ ہیں۔ وہ ظاہری باطنی خصوصیات جو کسی بھی نعت کا حسن ہوتی ہیں، تمام کی تمام ڈاکٹر صاحب کی نعت میں موجود ہیں۔

ڈاکٹر صاحب کا لہجہ جدید ہے، اسلوب اپنا ہے اور بے انتہا منفرد ہے۔ اس میں اد چاشنی موجود ہے اور سب سے بڑھ کر جگہ جگہ عشق رسالت مآبؐ کی گواہی اس طرح ملتی ہے کہ پڑھنے والے کی آنکھوں سے اشک رواں ہو کر ظاہری و باطنی ماحول کو روشن کر دیتے ہیں اور خلوتوں کو آہوں اور سسکیوں سے آباد کر دیتے ہیں۔

ڈاکٹر صاحب کی نعت کے چند اشعار ملاحظہ کیجئے اور لطفِ زبان و بیان کے ساتھ ساتھ روحانی کیف و سرور بھی حاصل کیجئے۔

اے بادِ سازگار مجھے چھوڑ کر نہ جا
میں بھی ہوں مشتِ خاک مدینے کی راہ کی

....

پادشاہا ترے دروازے پہ آیا ہے فقیر
چند آنسو ہیں کہ سوغات میں لایا ہے فقیر
اُس کو اک خواب کی خیرات عطا ہو جائے
کہ جسے دید کی خواہش نے بنایا ہے فقیر

....

ہے نقش یہاں نام رسولِ عربیؐ کا
انگشتریٔ دل کا نگینہ ہے مدینہ

اندازہ نہ کر اس کا فقط آب و ہوا سے
فردوس ہے فردوس، مدینہ ہے مدینہ

....

کعبؓ نے اُسؐ کی تجلی کا بیاں خوب کیا
کہ ہے اللہ کی شمشیر مہنّد، احمدؐ

....

ازل سے تا بہ ابد اُس کی گرد پا نہ سکے
اڑے ہزار تخیل کا توسنِ چالاک

....

پیکرِ خاک مسافر ہے سو جانا ہے اسے
پر دلِ زار مدینے سے کہاں جاتا ہے

....

مجھ سے بن آئے گی کچھ نعتِ محمدؐ میں کہیں
ہوں ابھی مدحتِ سرکارؐ کی ابجد میں کہیں

....

سمجھو کہ سب دکھوں سے شفا ہو گئی مجھے
جب دل دکھا ہے نعت عطا ہو گئی مجھے

....

تیرے پیغام کی جدّت نہیں کھلتی اس پر
کتنی صدیوں سے ہے اُمّت کی نگہ زنگ آلود

....

زیرِ نظر مجموعے میں ڈاکٹر صاحب کا ایک مرثیہ بھی شامل ہے جس کے متعلق ڈاکٹر

www.caarwan.com

صاحب کا کہنا ہے کہ یہ مرثیہ بہت ابتدائی دور میں مشقِ سخن کے لیے لکھا گیا تھا اِس اعتبار سے وہ اسے شامل کرنے یا نہ کرنے کے بارے میں متردّد تھے تاہم میری گزارش پر انہوں نے اسے شامل کر لینے کی اجازت دے دی۔

میری بہت عرصے سے خواہش تھی کہ ڈاکٹر صاحب کا نعتیہ مجموعہ ترتیب دے کر شائع کروں۔اس کی وجہ یہ بھی ہے کہ مجھے ڈاکٹر صاحب سے ایک خاص محبت اور عقیدت ہے بلکہ میں اگر یہ کہوں کہ جناب حفیظ تائب کے بعد مجھے وہ درویشانہ خصوصیات جو ایک نعت گو میں ہونی چاہیے صرف خورشید رضوی صاحب میں ہی نظر آئیں۔میں نے عالم تو بہت دیکھے ہیں لیکن اتنا بڑا عالم اور اس قدر متواضع انسان کم ہی دیکھا ہے۔میں نے ڈاکٹر صاحب کو دنیوی نمود و نمائش اور عامیانہ شہرت کا کبھی خواہش مند نہیں پایا۔ڈاکٹر صاحب اپنی غزل کے ایک مقطع میں کہتے ہیں۔

جو میسر تھا لٹاتے رہے سرشاری میں
اہلِ دنیا سے کسی چیز کی قیمت نہیں لی

مجھے ڈاکٹر صاحب کا یہ قول بالکل درست معلوم ہوتا ہے۔میں نے ان سے جب بھی کسی کام کے لیے گزارش کی انہوں نے میرا مان رکھا اور پذیرائی بخشی۔

میری پہلی کتاب ''حضور وسرور'' (سید منظور الکونین شخصیت وفن) میں سب سے پہلے میں نے ڈاکٹر صاحب سے رائے لینے کے لیے ٹیلی فون کیا۔ڈاکٹر صاحب اس وقت کسی میڈیکل سٹور سے ادویات خرید رہے تھے لیکن انہوں نے بغیر کسی تامل کے یا اگلی تاریخ دینے کے وہیں سے اپنی قیمتی رائے دے کر مجھے خوشگوار حیرت میں مبتلا کر دیا۔اس کے بعد قیام پاکستان کے فوراً بعد کے سب سے پہلے باقاعدہ نعت گو شاعر جناب حافظ مظہر الدین مظہر کی شعری کلیات ''کلیات مظہر'' کی ترتیب وتدوین کی سعادت میرے حصے میں آئی۔ڈاکٹر صاحب نے اس کا انتہائی اہم فلیپ لکھ کر مجھ پر مزید شفقت فرمائی۔''نسبتیں'' کی

ترتیب کے دوران کئی نجی نشستیں بھی ڈاکٹر صاحب کے ساتھ ہوئیں جس میں ان کی درویشی، عاجزی اور انکسار جیسی باطنی خصوصیات زیادہ اُمڈ کر سامنے آئیں۔

جب ان دو کتابوں (حضور وسرور اور کلیات مظہر) کے سبب دنیا کے مختلف ممالک سے میری حوصلہ افزائی ہوئی تو میں نے ارادہ کر لیا کہ مجھے نعت کے علاوہ عمر بھر کچھ نہیں کرنا اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ اس دنیا کا فیصلہ نہیں ہے بلکہ ازل ہی میں مجھے نعت، ذوقِ نعت اور جذبہ فروغِ نعت عطا کر دیا گیا تھا اور نعت گو شاعر بنا دیا گیا تھا۔ابھی حال ہی میں اپنی کہی ہوئی ایک نعت شریف کا مقطع آپ کی نذر کرتا ہوں۔

چراغِ عشقِ پیمبرؐ گواہی دے گا کہ میں
ازل ہی سے دلِ ارسل میں جل چکا ہوا ہوں

ان تمام باتوں کو مدنظر رکھتے ہوئے ۱۵ دسمبر ۲۰۱۳ء کو ''کلیاتِ مظہر'' کی تقریبِ رونمائی کے دوران الحمرا آرٹس کونسل مال روڈ لاہور میں جناب ڈاکٹر خورشید رضوی صاحب کی ہی صدارت میں ''نعت مرکز'' کے نام سے ایک نعتیہ ادارے کا افتتاح کر دیا گیا لیکن بات یہیں تک نہ رہی۔کچھ عرصے بعد ہی میں نے ''نعت مرکز'' کے لیے باقاعدہ دفتر کی کمی محسوس کرنی شروع کر دی لہٰذا ۱۱ اگست ۲۰۱۴ء میں اردو بازار لاہور میں نعت مرکز اور نعت مرکز پبلی کیشنز (رجسٹرڈ) کے نام سے ایک دفتر کا افتتاح کر دیا۔(شاعرِ نعت جناب راجہ رشید محمود نے بہت سارے احباب کے ساتھ اس کا افتتاح کیا) پھر ایک مہینے کے بعد اپنے استادِ گرامی جناب الحاج محمد حنیف نازش قادری صاحب کا چوتھا نعتیہ مجموعہ ''نیاز'' کے نام سے شائع کر دیا۔

یہ دور میڈیا کا دور ہے لہٰذا انٹرنیٹ کے ذریعے خصوصاً فیس بک کے ذریعے پوری دنیا سے نعت مرکز کے ممبران بن رہے ہیں بلکہ اب تو پاکستان کے دیگر شہروں اور پاکستان سے باہر Leeds/uk میں بھی نعت مرکز کا افتتاح کر دیا گیا ہے۔اس طرح اب اللہ کے فضل

www.caarwan.com

سے ''نعت مرکز'' (انٹرنیشنل نعت مرکز) بن گیا ہے۔ نعت مرکز محض ایک تنظیم ہی نہیں بلکہ میں اس کو معیاری حمد و نعت کے فروغ کی ایک تحریک بنانا چاہتا ہوں اور اس سلسلے میں اب تک کئی نعتیہ مشاعرے نعتیہ محافل اور دیگر نعتیہ تقریبات منعقد کروا چکا ہوں۔ الحمد للہ۔

مجھے یقین ہے کہ خورشید رضوی صاحب کا یہ مجموعہ شائقینِ نعت میں بہت پسند کیا جائے گا اور اسے انٹرنیشنل نعت مرکز کی اچھی کاوش گردانا جائے گا۔

آخر میں مجھے جناب ڈاکٹر ریاض مجید صاحب کا شکریہ ادا کرنا ہے جنہوں نے انتہائی اہم دیباچہ تحریر فرما کر کتاب کی اہمیت میں اضافہ کیا۔ جناب افتخار عارف کی وقیع تحریر بھی نعت مرکز کی اس کاوش کے لیے باعث زینت ہے جبکہ جناب ڈاکٹر توصیف تبسم کا جامع فلیپ کتاب اور صاحب کتاب کا کامیاب تعارف پیش کرتا ہے۔ میں ان تینوں شخصیات کا بے حد ممنون ہوں۔ اللہ کریم روزِ محشر مجھے سرکارِ دو عالم ﷺ کے سامنے شرمندہ ہونے سے بچا لے۔ آمین

☆☆☆

ریاض مجید

نسبتیں —— خورشید رضوی

برادرِ محترم خورشید رضوی معاصر شعری، ادبی منظرنامے کی ایک معتبر شخصیت ہیں، اس اعتبار کے پس منظر میں اُن کے علمی وقار، قریب قریب چھ عشروں پر مشتمل فنی ریاضت اور اظہار کی اطمینان یاب کوشش کے ساتھ ساتھ ان کی ذات کی دل آویز محبوبیت اور مرنجیت کا بڑا ہاتھ ہے۔ میں جب 1964ء میں ایم اے اردو کیلئے اورینٹل کالج (پنجاب یونیورسٹی) لاہور پہنچا تو وہاں کی فضا میں پچھلے دو تین سالوں کے شعر آشناؤں اور ادب دوستوں کی جو یادیں موجود تھیں ان میں خورشید رضوی (شعبۂ عربی) انور مسعود (شعبۂ فارسی) اور خواجہ زکریا، صدیق جاوید، ریاض احمد ریاض، انیس الرحمٰن اعظمی، انوار انجم، اسلم انصاری، عابد صدیق، سلیم بیتاب (شعبہ اردو) کے نام نمایاں تھے میرے ساتھ کے طلباء میں تبسم کاشمیری، احمد عقیل روبی، اکرام چغتائی تھے بعد کے کچھ سالوں میں گوہر نوشاہی اور امجد اسلام امجد یہ معروف شخصیتیں تھیں جنہوں نے اپنے اپنے انداز میں زبان و ادب کی خدمت کی۔ اورینٹل کالج میں اکسٹھ باسٹھ سے پینسٹھ چھیاسٹھ (۶۲-۱۹۶۱، ۶۶-۱۹۶۵) تک کے یہ سال ادبی، علمی اور شعری حوالے سے بہت یادگار اور ثروت مند تھے ---- اس کاروانِ تجمل کی گرد میں بھی تھا۔

ان تمام دو چار سال کے فرق سے چھوٹے اور بڑے احباب میں اس وقت سے آج تک واحد غیر متنازع اور سب کے لئے نمایاں طور پر مرنجاں مرنج، متوازن اور پسندیدہ شخصیت خورشید رضوی کی تھی اور آج تک ہے۔ گزشتہ نصف صدی میں شعر و ادب میں

www.caarwan.com

نظریات کی کئی فطری اور مصنوعی خودساختہ لہریں اٹھیں —— جھوٹے سچے کئی گروپ اور حلقے بنے —— موافقت اور مخاصمت کی ملی جلی فضاؤں اور طعن وغیبت کے حلقہ جاتی ماحول میں جو شخصیت ہمیشہ غیر متنازع اور سب کے لئے پسندیدہ رہی وہ خورشید رضوی کی شخصیت رہی۔

جس طرح پانی ہمیشہ اپنی سطح ہموار رکھتا ہے اسی طرح خورشید کے تعلقات کی روشن سطح اپنے پرائے، علمی، کم علمی، ادبی، نیم ادبی۔۔ گروپوں، حلقوں، رسالوں، شعروں، رویّوں میں —— کیسی بھی تقسیم کرتے جائیں —— سب کے لئے نہ صرف ہمیشہ قابل قبول بلکہ واجب الاحترام رہی ہے۔ یہ وجوب بھی وقتی اور خودساختہ نہیں فطری، حقیقی اور خداداد ہے۔

خدا کا شکر ہے ہمارے غیبت نژاد اور مخاصمت زاد رویوں سے اَٹے شعری و ادبی ماحول میں ایک شخصیت تو ایسی ہے جسے بطور مثال پیش کیا جا سکے اور جس کے متفق علیہ انسان دوست وجود اور ادب آشنا رویّوں کو ایک سعید اور مبارک 'نمونے کے حوالے کے طور پر یاد رکھا جائے اطمینان کی بات یہ ہے کہ خورشید رضوی کا یہ حوالہ کسی وقتی یا حادثاتی واقعہ کے اعتبار کا پیدا کردہ نہیں اس کے عقب میں ان کے بزرگوں کی دعائیں' گھر کی تربیت' حصولِ علم کی سنجیدہ اور بار آور کوشش کے ساتھ اپنی ذاتی اور علمی شخصیت کی تشکیل اور نگہداشت کے لئے مسلسل ریاضت' انہماک اور توجہ بھی شامل ہے۔ علمی وجاہت کے ساتھ ہمہ حال اور ہمہ وقت ایک متبسم وجیہہ چہرہ ان کی شناخت ہے۔ علمی پایہ' زبان دانی' رموز فن —— سے آشنائی اور ان اوصاف کے ساتھ ملنساری نے سب کیلئے ان کی شخصیت کو دل آویز بنا دیا ہے۔ خورشید صاحب کے حوالے سے

لذیذ بود حکایت دراز تر گفتم

والی بات ہوگئی ہے۔ یہاں 'حکایت' کو 'تعارف' بلکہ 'تعلق' پڑھیئے۔ ہمارا اُن سے تعلق ہی ایسا ہے اور ہمارے لئے یہ 'تعلق' اور نسبت فخر کی بات ہے کہ ہم ان سے متعارف ہیں ورنہ وہ لوگ جو انہیں آج تک ملے نہیں انہیں اس ''خلا'' کا بھی اندازہ نہیں جو انہیں اس محرومی سے ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی عمر دراز کرے (آمین)

خورشید رضوی نے اپنے دوسری علمی کاموں کے ساتھ شاعری بھی کی۔ اُن کی شاعری کی بنیادیں عربی' فارسی اور اردو کی کلاسیکی روایات سے اٹھی ہیں۔ علامہ اقبال کے بعد کی قریباً پون صدی کی شاعری میں جو فکری۔۔ اور لسانی تبدیلیاں رُونما ہوئیں وہ نہ صرف یہ کہ ان کی نظر میں ہیں بلکہ انہوں نے اس کا گہرا مطالعہ بھی کیا ہے اس اثناء میں جو سیاسی' سماجی اور تہذیبی تغیرات ہمارے معاشرے میں ہوئے اور ان کے جو اثرات ہمارے شعر و ادب پر پڑے وہ اُن کا بھی شعور رکھتے ہیں'' یکجا'' کے نام سے اُن کی اب تک کی شاعری کا ضخیم مجموعہ بھی دو اڑھائی سال قبل شائع ہو چکا ہے۔ مقامِ مسرت ہے کہ اب 'نسبتیں' کے نام سے ان کی عقیدت نگاری (Devotional poetry) کی کتاب مرتب ہوئی ہے۔ اس کتاب کا مدت سے انتظار تھا گزشتہ صدی کے آخری ربع میں جس طرح نعت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صنف کو فروغ ملا ہے اور اس صنف نے مقدار اور معیار دونوں حوالوں سے موضوع سے بڑھ کر معجزہ فن کا مرتبہ حاصل کیا ہے اس صنف کو اعتبار افزوں اور وقار ساماں کیفیات سے آشنا کرنے کے لئے اردو نعت کے عصر حاضر میں جن پختہ کار شاعروں نے مقدور بھر کوششیں کی ہیں اُن میں خورشید رضوی کا نام بھی اہم ہے۔

خورشید کی نعت گوئی میں آداب آشنا فکر کے ساتھ نعت شناس قرینے کا تاثیر بخش امتزاج قابل ستائش ہی نہیں رشک آور ہے۔ وہ نعت کے فکری و فنی لوازمات کو ملحوظ رکھتے ہوئے بڑی خوش سلیقگی سے اظہار کے تخلیقی مراحل سے گزرتے ہیں۔ اُن کی نعت گوئی کی تازہ کاری کا اندازہ ان کے مطلعوں ہی سے ہو جاتا ہے۔ درج ذیل اشعار دیکھئے۔

پادشاہا! ترے دروازے پر آیا ہے فقیر
چند آنسو ہیں کہ سوغات میں لایا ہے فقیر

....

www.caarwan.com

وہ جس سے مری آنکھ ہے بینا، ہے مدینہ
وہ جس سے منور مرا سینہ، ہے مدینہ

حمد سے نکلا ہوا نام محمدؐ احمدؐ
وِرد اس نام کا کیا خوب ہے 'احمدؐ احمدؐ'

مجھ سے بن آئے گی کچھ نعت محمدؐ میں کہیں
ہوں ابھی مدحتِ سرکارؐ کی ابجد میں کہیں

آرام گہہ سیّدِ سادات یہ گنبد
یہ فخرِ زمیں تاجِ سماوات یہ گنبد

لمس احمدؐ کے لئے چشم برہ زنگ آلود
خانۂ دل پہ پڑا قفلِ گنہ زنگ آلود

سمجھو کہ سب دکھوں سے شفا ہوگئی مجھے
جب دل دکھا ہے نعت عطا ہوگئی مجھے

نعت گوئی کا یہ انداز میلاد کی محافل، سیرت کی مجالس اور کانفرنسوں میں ترنم سے پڑھی جانے والی نعتوں سے علاحدہ ایک ایسا علمی اندازِ نعت ہے جو رمز آشنا قارئین اور سامعین سے پس الفاظ کی بعض کیفیات تک رسائی اور تلازمات کی تفہیم کیلئے توجہ طلب رہتا ہے۔

علمی اندازِ نعت — نعت کی روایت کو نہ صرف آگے بڑھاتا ہے بلکہ مستقبل کے فکری اور فنی امکانات کے راستے بھی کشادہ کرتا ہے۔ اردو کے معاصر نعتیہ منظر نامے میں

نعت گو شاعروں کا ایک بڑا حصہ نعت کے جس مرکزی دھارے میں سرگرم کار ہے، یہ اندازِ نعت ان سے مختلف ہے، وہی پہلے بھی کئی بار دی گئی مثال کے مطابق بھیڑ سے ہٹ کر اور انبوہ سے کٹ کر چلنے اور داد و شہرت سے گریز سچے تخلیق کاروں کی طرح سب میں رہتے ہوئے مختلف اور منفرد انداز میں بات کرنے کے آرزومند خورشید رضوی نے مذکورہ بالا مطلعوں کی حامل نعتوں میں آرٹ اور کرافٹ کی مصرع مصرع اور شعر شعر جو مثالیں تخلیق کی ہیں وہ ان کی مہارتِ فن کی ترجمان ہیں۔ عقیدت نگاری سے متعلق ان فن پاروں میں انہوں نے ثنا کاری کو بڑے فنی قرینوں، تخلیقی جذب اور انہماک سے معجزۂ فن کی منزل کی طرف گامزن رکھا ہے۔ بڑا فنکار اپنی تخلیقی توجہ' انہماک' اپنی روایت آشنا ریاضت اور امکان شناس وژن سے کرافٹ کو بھی آرٹ کا حصہ بنا دیتا ہے۔ ویسے بھی مرا یقین ہے کہ سچا نعت فکر شاعر اپنے خلوص سے آورد کو بھی آمد بنا سکتا ہے۔ اور نعتِ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے باب میں تو سچے شاعر کا باطن اسے لہو کا آخری قطرہ بھی صرف فن کرنے کا درس دیتا رہتا ہے۔

خورشید رضوی کے فن کا ایک کمال ان کی ایک سادہ سی نعت میں ظاہر ہوا ہے یہ نعت چھوٹی بحر میں مثنوی کے انداز میں لکھی گئی ایک مختصر سی نظم ہے جس میں انہوں نے کسی پرتکلف پیرایۂ اظہار کی بجائے ایک براہِ راست بیان کا سادہ اسلوب اختیار کیا ہے — یہ نظم اپنی تخلیقی وحدت میں مکمل یوں ہے۔

یہ در و بام و گنبد و محراب
سر بسر ہیں مری نظر کا حجاب

کاش پھر سے وہی مدینہ ہو
پھر وہی شہرِ پُر سکینہ ہو

www.caarwan.com

کچّی گلیاں ہو ، کچّی دیواریں
اور کھجوروں کے شاخچوں کی چھتیں

کُو بہ کُو نقشِ پائے احمدؐ ہو
سُو بہ سُو خوشبوئے محمدؐ ہو

آنکھ روشن ہو روئے انور سے
چھو سکیں ہاتھ ، پائے اطہر سے

صورتیں ہوں نبیؐ کے پیاروں کی
جس طرح مشعلیں ستاروں کی

شیشۂ جاں میں ہو نہ بال کوئی
دِل میں اُٹھتا نہ ہو سوال کوئی

اہلِ منزل نہ راستہ پوچھیں
آنکھ سے دیکھ لیں تو کیا پوچھیں؟

سامنے نُور ہو حقیقت کا
ابر حائل نہ ہو روایت کا

نہ دلیلوں کی ٹھوکریں کھائیں
جو سُنیں دوڑ کر بجا لائیں

میں نے اس نظم پر بیسیوں بار غور کیا اور اس کی محاکاتی پُرکاری اور موثر بیانی سے محظوظ ہوا۔ اس نعت نظم کا اسلوب ایک نصاب آثار معیار لئے ہوئے ہے اگر انٹرمیڈیٹ اور بی اے کے اردو نصابات کیلئے کوئی ایسا نعت پارہ منتخب کرنا ہو جس میں فکری اور فنی حوالوں سے شعری لوازمات اور تخلیقی عناصر موجود ہوں تو بہ آسانی اس نعت کا انتخاب کیا جا سکتا ہے اس کا حجم' اشعار کی تعداد اس میں موجود محاکات اور دوسرے فنی محاسن جو تخلیقی شاعری کا حسن شمار ہوتے ہیں نہ صرف قرینے سے موجود ہیں بلکہ پر گداز اور موثر سادگی کے ساتھ شاملِ اظہار ہوئے ہیں۔

ممکن ہے بعض قارئین کیلئے یہ عجیب بات ہو—— عام طور پر ہمارے ہاں تنقیدی آرا اور مضامین میں اس طرح کی بات نہیں کی جاتی بلکہ اس زاویۂ نقد سے سوچا بھی نہیں جاتا لیکن یہ ایک نکتہ ہے جسے پیش نظر (کبھی کبھار) رہنا چاہیے میں نے قریباً پچیس سال پہلے ایم ایڈ کی امتحانی ضروریات کے حوالے سے انگریزی زبان کے نصابات میں حمد و نعت کی ضرورت کے موضوع پر اپنی نگرانی میں ایک مقالہ لکھوایا جس کا عنوان تھا

NA'AT - NEED AND SCOPE IN ENGLISH CURRICULUM

مقالہ نگار سلیم اللہ جندران تھے۔ اس مقالے کو بعد میں جناب احمد فراز کی نگرانی میں نیشنل بک فاؤنڈیشن اسلام آباد نے ۱۹۹۹ء میں شائع کیا اس مقالے کے تحقیقی مراحل کے دوران میں —— اور بعد میں بھی کئی بار خیال آیا کہ ہمارے ہاں نعت کا غالب حصہ غزل کی صنف میں ہے یا طویل یک کتابی نعتوں کی صورت میں مثلاً منحمنا' فارقلیط' حمطایا' عبدہ (عبدالعزیز خالد)' رحلِ نظر (نظر مہدی)' دارین (احسان دانش) صلصلۃ الجرس (عمیق حنفی) وغیرہ۔ معاصر نعتیہ نظموں میں دس بارہ اشعار پر مشتمل نصابی انداز اور معیار کے مطابق نعتیہ نظمیں بہت کم ہیں اس انداز و معیار (جو نصابات کے حوالے سے مطلوب ہوتے ہیں) کی کمی کا اندازہ اس وقت ہوتا ہے جب آپ آج کے نعتیہ منظر نامے میں ایسے نعتیہ مواد کی تلاش میں نکلیں علامہ اقبال کی طویل نظموں میں 'ذوق وشوق' کے علاوہ بانگ درا کی

www.caarwan.com

کئی نظمیں مثلاً

0 دربارِ رسالت مآب میں

0 بلالؓ

0 صدیقؓ

0 جنگِ یرموک کا ایک واقعہ

—— وغیرہ وغیرہ —— نعتیہ عناصر کی حامل ہیں اور نصابی اعتبارات ضروریات کے مطابق متناسب (Sizeable) اور متوازن فکری و فنی حجم کے موافق ہیں —— مَیں خورشید رضوی کی اس نظم کو اس فہرست میں شمار کرتا ہوں۔

مہارتِ فن کے حوالے سے خورشید رضوی کی کئی نعتیں اعلیٰ معیار اور نمونہ کی حامل ہیں۔ ایک نعت کا حوالہ ہی کافی ہے جس کا مطلع ہے۔۔

لمسِ احمدؐ کے لئے چشم برہ زنگ آلود
خانۂ دل پہ پڑا قفلِ گنہ زنگ آلود

اس میں خورشید کے کمالِ فن کا اظہار ہوا ہے یہ تخلیقِ فن میں ریاضت اور جگر کاوی کا وہ مرحلہ ہے جب آورد بھی آمد کے درجے پر آ جاتی ہے بقول مرزا غالب

تا بادہ تلخ تر شود و سینہ ریش تر
بگدازم آبگینہ و در ساغر افگنم

ہیئت اور مواد کو اس جگر کاوی سے آمیز کرنا کہ دونوں کا اصطلاحی فرق ختم ہو جائے اور وہ ایک دوسرے میں تحلیل ہو کر اپنی جداگانہ شناخت مٹا کر ایک سیال واردات بن جائیں۔ ایسے ہی فن پاروں کے لئے کہا گیا ہے۔ علامہ اقبال نے 'والدہ مرحومہ کی یاد میں' کے عنوان سے لکھی گئی معروف نظم میں ایک شعر لکھا ہے:

زندگی کی اوج گاہوں سے اُتر آتے ہیں ہم
صحبتِ مادر میں طفلِ سادہ رہ جاتے ہیں ہم

خورشید رضوی کی یہ نعت

نازاں ہے اس پہ دل کہ بلایا گیا مجھے
آخر درِ حضور پہ لایا گیا مجھے

ایسی ہی کیفیت کی ترجمان ہے اس بارگاہِ بے کس پناہ میں خورشید کی حاضری اور حاضری سے وابستہ جذباتی تلازمات کا اظہار تخلیقی سادگی کا پُر تاثیر تسلسل رکھتا ہے۔ ایک معروف اندازِ سخن کی طرح جس میں آغاز کے مصرع کو آخر میں دہرایا جاتا ہے۔ خورشید نے مطلع کے مصرع اوّل کو مقطع کا مصرع ثانی بنایا ہے۔ یوں پوری نعت کی کیفیات، تاثرات واردات، مشاہدات وغیرہ سے وابستہ تلازمات و خیالات ایک نامیاتی کل بناتے ہوئے شروع سے آخر تک ایک تخلیقی وحدت اور فطری اکائی کا مظہر بن جاتے ہیں۔ خورشید رضوی کی 'ـــــ زرہ زنگ آلود' اور 'ـــــ بلایا گیا مجھے' کی ردیف والی نعتوں دونوں میں اسلوب و بیاں کا فرق خورشید رضوی کی مہارت اظہار اور فن پر گرفت کا آئینہ دار ہے۔ اس مہارت اور گرفت کے پیچھے اُن کا کئی عشروں پر محیط مطالعہ اور شعر گوئی کا تجربہ کارفرما ہے خصوصاً غزل کی ہیئت میں انہوں نے جو ریاضت کی ہے وہ اُن کی نعت گوئی میں بھی جھلکتی ہے معاصر نعت گوئی کا بڑا حصہ غزل کی ہیئت میں ظہور پذیر ہوا ہے۔ لہٰذا نعت کے اندر غزل کے علائم و رموز اور اندازہائے بیاں کا پرتو بھی نمایاں ہے۔

خورشید رضوی کی نعت بھی فارسی اور اُردو غزل کی کلاسیکی شائستگی کے خمیر سے اٹھی ہے اُن کے ہاں الفاظ کی دروبست، تراکیب کی نادرہ کاری اور تلازمات کے حوالے اور سلسلے اسی شائستگی اور خوش سلیقگی کی روایت سے جڑے ہوئے ہیں۔ یہ شعر دیکھئے:

میں ایک مُشتِ خاک تھا اور وہ بھی منتشر
شیرازہ اس گلی کی ہوا ہو گئی مجھے

اس میں مُشتِ خاک، گلی، ہوا، منتشر اور شیرازہ کے الفاظ اپنی دلالت وضعی اور لغوی سیاق و سباق میں رہتے ہوئے معانی کا کیسا جہانِ تازہ اور تجربے کی کیسی نئی پیدا کرتے ہیں۔

www.caarwan.com

خورشید رضوی کا نعتیہ مجموعہ ''نسبتیں'' کا شعری اثاثہ ایسی مثالوں سے بھرا ہوا ہے عقیدت نگاری کی یہ کتاب مقدار میں اختصار رکھتی ہے مگر معیار میں بہت رفیع اور وقیع ہے ______ معاصر نعتیہ منظر نامے میں ایک جاندار اور شاندار اضافہ ______ جس میں عام قارئین کی رومانی بہجت کا سامان تو ہے ہی ______ ہم ایسے شاعروں کے لئے نعت آموزی کا امکان بھی موجود ہے۔

''نسبتیں'' کی اشاعت پر خیر مقدمی اور تہنیتی جذبات کے ساتھ میں اس کتاب کو اُردو نعت کے لیے نیک فال قرار دیتا ہوں نعت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صنف بعض کوتاہ نظر ناقدینِ ادب کے نزدیک 'موضوع محض' رہی ہے مگر اس دور میں وہ جس تخلیقی قرینے، فنی لوازمات اور شعری تلازمات کے ساتھ 'معجزہ فن' کا نمونہ بنی ہے۔ اس میں خورشید رضوی ایسے پختہ کار تخلیق کاروں کی کی مساعی جمیلہ کا بڑا ہاتھ ہے اللہ سے دُعا ہے کہ وہ انہیں نعت نگاری کے حوالے سے توفیقات مزید سے نوازے۔ (آمین)

'نسبتیں' کی اشاعت 'انٹرنیشنل نعت مرکز' کے زیر اہتمام ہو رہی ہے۔ پروفیسر شیخ ریاض کے جواں سال فرزند ارسلان احمد ارسل اس ادارے کے مہتمم ہیں۔ وہ نعت کے فروغ اور اشاعت کے حوالے سے بڑے پُرعزم اور مستعد ہیں۔ انہوں نے گزشتہ ایک ڈیڑھ سال میں معروف نعت گو حافظ مظہر الدین کا کلّیات ---- معروف نعت خواں منظور الکونین کے حوالے سے چشم و گوش کی شہادتوں پر ایک یادگار کتاب ---- اور نعت نگار حنیف نازش کا نعتیہ مجموعہ 'نیاز' خوبصورتی سے شائع کیا ہے۔ نعت کے ضمن میں ان کے کچھ منصوبے ہیں جنہیں وہ اپنے ادارے سے بروئے کار لانے کے آرزو مند ہیں۔ نعت مرکز کی بہت سی شاخیں ملک اور بیرون ملک بھی قائم ہو رہی ہیں جن کے ذریعے سے ارسلان رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فروغ و اشاعت کے لیے کام کریں گے۔ اللہ تعالیٰ ان کی استعدادِ کار میں اضافہ فرمائے اور نعت کے باب میں ان کی مساعی جمیلہ کو مشکور فرمائے (آمین)

☆☆☆

حمد و مناجات

www.caarwan.com

❖

تُجھ سے جی لگتا ہے میرا، جانِ تنہائی ہے تُو
میرے اندر کا جہاں ہے، دِل کی گہرائی ہے تُو

یہ زمیں یہ سبزہ و گُل، یہ فلک یہ مہر و ماہ
اے مصوّر! سب کی روحِ نقش آرائی ہے تُو

تُو پرندوں کو فضا میں تھامتا ہے دمبدم
بال و پَر کا زور، ہمّت کی توانائی ہے تُو

www.caarwan.com

جھومتی شاخیں ، مہکتے گُل ، چہکتے خوش نوا
ساری رونق تیرے دم سے ، سب کی زیبائی ہے تُو

تُو بصارت اور سماعت بخشتا ہے خاک کو
پیکروں کے درمیاں وجہِ شناسائی ہے تُو

کون ہے فرماں روائے بحر و بر تیرے سِوا
خاک کی وسعت ہے تُو ، پانی کی پہنائی ہے تُو

حُکم سے تیرے ڈھلا کرتے ہیں گوہر زیرِ آب
تیرگی کی روشنی ، ظُلمت کی بینائی ہے تُو

تیرے دم سے چار سُو نقش و نگارِ نو بہ نو
اور ان کے درمیاں احساسِ یکتائی ہے تُو

☆☆☆

❖

جانِ تنہائی!
تغیّر کے سمندر میں ترا دستِ دوام
نُور کے مینار کی صورت
مری ڈھارس بندھاتا ہے مُدام

سب گزرتے جا رہے ہیں، کوہ و صحرا
خار و خس
وقت ہے اور اعتبار اور جسم
پے در پے طلسم
اور ان کے درمیاں دِل
ایک طائر ہے قفس اندر قفس

www.caarwan.com

تیرے پرتو سے مگر اس کے لئے
ذوقِ یقیں، اذنِ وجود
تیرا پرتو دمبدم ردِّ طلسمِ دیروزود
عینِ شب میں روزِ روشن کی نوید
تیرہ دروازوں کی نورانی کلید
تیرا اِسم

☆☆☆

❖

کتنا احسان ہے تیرا یہ عنایت کرنا
تُجھ کو منظور ہُوا مجھ سے محبت کرنا

حسرتوں کا بھی کوئی روزِ جزا ہے کہ نہیں
میری حسرت میں تو تھا تیری اطاعت کرنا

حق نہیں ہے نہ سہی، تیری سخاوت کے حضور
ہے مرا کام تمنّا کی جسارت کرنا

جسم زندانِ عناصر میں گرفتار سہی
تو بہر حال مرے دل پہ حکومت کرنا

بُوند ہوں کامِ صدف تک مجھے پہنچا دینا
شورشِ موج میں خود میری حفاظت کرنا

دل کو دریوزۂ کثرت میں نہ اُلجھا دینا
مجھ کو ہر سانس میں تنہا تُو کفایت کرنا

☆☆☆

www.caarwan.com

❖

کبریائی کی رِدا عرشِ بریں پر رکھ کر
بے نیازی کی ادا صرفِ کرم کرتے ہوئے
زینہ زینہ کبھی لاہوت کی رِفعت سے اُتر
وسعتِ عرصۂ کونین سے کتراتے ہوئے
یوں مرے دِل کی جراحت میں سمٹ آ، جیسے
جیسے __ خوشبو کسی غنچے میں سمٹ آتی ہے
ہے مرے ظرف سے باہر تری عظمت کا تضاد
چھوڑ دے میرے لئے اپنے تنوّع کا جلال
ایک ہی رنگ میں کچھ دیر مرے پاس ٹھہر

بے زبانوں کے لئے دِل میں بھرے پیار کا رنگ
سنگ میں محوِ نمو سبزۂ کُہسار کا رنگ
دِل پہ مرہم کی طرح پُرسشِ غم خوار کا رنگ
یوں تو تُو کون سے منظر میں نہیں ہے لیکن
میری درماندہ سی، محدود سی، محجوب سی آنکھ
بس اِسی ایک دریچے میں تُجھے مانگتی ہے

☆☆☆

www.caarwan.com

سرگوشی

دل غمِ ہستی کے ہاتھوں خوں فشاں ہے
تو کہاں ہے
رُخ پہ پھر اشکوں کا سیلابِ رواں ہے
تو کہاں ہے

اے رگِ جاں سے قریں تر
فاصلے سے جلوہ افگن ہو
کہ میں کچھ دیکھ پاؤں
ثبت کر ماتھے پہ میرے اپنے بوسے کا
نشاں
اپنا دستِ غیب مرہم کی طرح دِل پر اُتار

ریت کی دیوار کی صورت
ہوائے تُند کی زد پر یہ عُمرِ رائگاں ہے
تو کہاں ہے

☆☆☆

یادِ حرم

حرم میں ہے مرا آرامِ جاں، وہیں کا ہوں مَیں
حرم کو چھوڑ کے جاؤں کہاں، وہیں کا ہوں مَیں

بندھا ہُوا اُسی لنگر سے ہے سفینۂ دِل
میانِ سیلِ زمان و مکاں، وہیں کا ہوں مَیں

سوادِ چشم ہے میرے لئے حرم کا غلاف
بنیں اُسی سے میری پُتلیاں، وہیں کا ہوں مَیں

www.caarwan.com

حرم سے دُور کوئی شے نگاہ میں نہ جچی
بہت ہے اُس کی جُدائی گراں، وہیں کا ہوں مَیں

وہی جہاں ہے مرا اور آشیاں ہے مرا
وہی زمیں ہے، وہی آسماں، وہیں کا ہوں مَیں

اُسی مدار میں محوِ طواف رہتا ہوں
اُسی کی سمت مسلسل رواں، وہیں کا ہوں مَیں

نشیبِ عُمر ہے ہجرت کروں اُسی کی طرف
یہاں جو گزری، سو تھی رائگاں، وہیں کا ہوں مَیں

☆☆☆

نعتیں

www.caarwan.com

❖

پادشاہا! ترے دروازے پہ آیا ہے فقیر
چند آنسو ہیں کہ سوغات میں لایا ہے فقیر

دیکھی دیکھی ہوئی لگتی ہے مدینے کی فضا
اس سے پہلے بھی یہاں خواب میں آیا ہے فقیر

اہلِ منصب کو نہیں بار یہاں پر لیکن
میرے سلطان کو بھایا ہے تو بھایا ہے فقیر

اب کوئی تازہ جہاں خود اِسے ارزانی کر
کہ جہانِ دگراں سے نِکل آیا ہے فقیر

اُس کو اِک خواب کی خیرات عطا ہو جائے
کہ جسے دید کی خواہش نے بنایا ہے فقیر

اِک نگہ جب سے عنایت کی ہوئی ہے اِس پر
اِک زمانے کی نگاہوں میں سمایا ہے فقیر

☆☆☆

www.caarwan.com

❖

آغاز نہ انجام ، ازل میں نہ ابد میں
کیا حُسنِ مکمّل ہے کہ آتا نہیں حد میں

ہو دِل میں اگر اسمِ محمدؐ کا اُجالا
کافی ہے ہر اک دَور کے ظلمات کے رَد میں

وہ نُور کا حلقہ ہے کہ باہر ہیں نکیرین
ہے زمزمۂ نعت بپا میری لحد میں

اے سیّدِؐ سادات یہ دِل بُجھ ہی نہ جائیں
آئے ہوئے ہیں صرصرِ حالات کی زَد میں

بھیج اُنؐ پہ درود اور سلام اتنے خُدایا
ہو جن کی سمائی کسی حد میں نہ عدد میں

☆☆☆

❖

وہ جس سے مری آنکھ ہے بینا ، ہے مدینہ
وہ جس سے منوّر مرا سینہ ، ہے مدینہ

ملتا ہے یہاں زہرِ شب و روز کا تریاق
ہے وقت اگر سیل ، سفینہ ہے مدینہ

ہے نقش یہاں نامِ رسولِؐ عربی کا
انگشتریِ دِل کا نگینہ ہے مدینہ

اندازہ نہ کر اِس کا فقط آب و ہوا سے
فردوس ہے فردوس مدینہ ہے مدینہ

اس خاک میں ہے نُورِ ابد گیر و ازل تاب
انوارِ نبوت کا دفینہ ہے مدینہ

☆☆☆

www.caarwan.com

❖

حمد سے نِکلا ہُوا ، نامِ محمدؐ ، احمدؐ
وِرد اِس نام کا کیا خُوب ہے احمدؐ ، احمدؐ

دی اِسی نام سے حضرت کی مسیحؑا نے نوید
کہ وہ ہے ، جس کی مرے بعد ہے آمد ، احمدؐ

ہیں مُحیط اوّل و آخر کو مکارم اُس کے
نازشِ اُمتّیاں ، فخرِ اب وجد ، احمدؐ

جادۂ حق نہ مِلے اُس کے وسیلے کے بغیر
جو مِلاتی ہے احد سے ، ہے وہ سرحد ، احمدؐ

دُشمنوں تک بھی ہوئی فیض رسانی اُس کی
سارے عالم کے لئے رحمتِ سرمد ، احمدؐ

کعبؓ نے اُس کی تجلّی کا بیاں خوب کیا
کہ ہے اللہ کی شمشیرِ مُہنّد ، احمدؐ

ہے یہ وہ نام کہ ظُلمت میں اُجالا کر دے
پڑھ کے پھونکیں تو بلاؤں کو کر دے رد ، احمدؐ

☆☆☆

www.caarwan.com

کہاں کہاں نہ ہُوا ذکرِ سیّدِؐ لولاک
ثریٰ سے تابہ ثریّا سمک سے تابہ سماک

ہر ایک شے کی وہی علّت اور وہی غایت
ہر اِک نمود میں پنہاں ہے نامِ احمدِؐ پاک

سوائے وحی ، کوئی کیا سُراغ دے اُس کا
نہ عقل وفہم ، نہ وجداں ، نہ تیزیٔ اِدراک

ازل سے تابہ ابد اُس کی گرد پا نہ سکے
اُڑے ہزار تخیّل کا توسنِ چالاک

تو وقفِ مدحِ نبیؐ رہ ، نہ سوچ شانِ نبیؐ
کہاں وہ نُور کہاں عقلِ تیرہ کے پیچاک

کشید کر وہ جریدہ مئے سُخن ، جس کی
کہیں نظیر نہ پائے کوئی تہِ افلاک

نشید کر وہ قصیدہ پڑھے جسے رضواں
ہوائے باغِ جناں میں بزیرِ سایۂ تاک

محمدِؐ عربی فخرِ ہر رسول و نبی
وہ جس کے فیض سے شاخِ زمانہ ہے نمناک

وہ جس کے جسم کا سایہ نہ تھا سلام سلام
وہ جس کی روح کا ثانی نہیں فِداک فِداک

اُسی کا ذکر ہے بگڑے ہوئے دِلوں کا طبیب
اُسی کی یاد زمانے کے زہر کا تریاک

www.caarwan.com

ہمارے دُکھ ہیں گراں جس پہ وہ رؤف و رحیم
وہ جس کی شان پہ شاہد ہے قولِ ارسلناک

نہ پوچھ عاصیوں پر اُس کی شفقتوں کا حساب
کہ جیسے خاک سے نسبت ملائے عالمِ پاک

تُو اُس کے ظرف کو دیکھ اپنی لغزشوں پہ نہ جا
کبھی اُٹھا تو سہی چشمِ نادم و نمناک

خُدا نصیب کرے وہ مقامِ یکسوئی
کہ دل ہو صید، خیالِ رسولؐ ہو فتراک

بسی ہو نافۂ جاں میں وہ بوئے پاکِ رسولؐ
رہوں میں روضۂ جنت میں زیرِ پردۂ خاک

شہنشہاؐ! توئی روزِ حساب اُمّیدم
کہ لیسَ لِیْ عَمَلٌ غیرَ مِدْحَتِی اِیَّاک

ترے خیال سے فارغ ہو زندگی ہیہات
ترے جمال سے دِل سیر ہو سکے حاشاک

جو تیرے ساتھ رہا وہ خُدا کے ساتھ رہا
نصیبِ اہلِ مدینہ کہ اَکْرَمُوا مَثْوَاک

تُو جس کے ساتھ ہے اُسی کو کسی کی کیا پروا
"گرم تو دوستی از دُشمناں ندارم باک"

بگیر دست، توئی سیّدی و مولائی
بسازِ چارہ کہ لا اَبْتَغِی وَلاءَ سِوَاک

☆☆☆

www.caarwan.com

❖

ابر سا بن کے کڑی دھوپ میں چھا جاتا ہے
کِس محبت سے مدینہ مجھے یاد آتا ہے

کوئی پھر عہدِ گزشتہ مجھے دِکھلاتا ہے
پھر اُسی بارگہِ پاک میں لے جاتا ہے

شوق پھر چومتا ہے رحمتِ عالم کے قدم
اور پھر نشۂ اعزاز میں لہراتا ہے

پیکرِ خاک مسافر ہے سو جانا ہے اُسے
پر دِلِ زار مدینے سے کہاں جاتا ہے

☆☆☆

❖

یہ تاب کسے ہے کہ لکھے اُس کا قصیدہ
وہ ذات کہ یکتا ہے دو عالم میں گزیدہ

حیرت بھی ہے، ہیبت بھی، عنایت بھی، کرم بھی
آ آ کے پھر اُڑتا ہے مرا رنگِ پریدہ

کچھ وجہِ بیاں ہے تو یہی اشکِ رواں ہے
ہیں حرف سو حیراں ہیں، قلم ہے، سو بُریدہ

www.caarwan.com

کِس دشت کی خوشبو کا اثر ہے کہ مرا دِل
پہلو سے چلا صورتِ آہوئے رمیدہ

اِس دشت میں اُس قریۂ پُر نُور کے انوار
تصویرِ جناں ہے کہ زمیں پر ہے کشیدہ

گُنبد کا یہ رنگ اور یہ آہنگ اذاں کا
کیا حُسنِ مکمل ہے چہ دیدہ ، چہ شنیدہ

وہ شدّتِ احساس ہے ، یہ پاسِ ادب ہے
دِل چاک ، جگر چاک ، گریباں نہ دریدہ

☆☆☆

❖

مجھ سے بن آئے گی کچھ نعتِ محمدؐ میں کہیں
ہوں ابھی مدحتِ سرکارؐ کی ابجد میں کہیں

آپؐ سے دُور بھٹکتا ہے نشیمن کے لئے
دیر سے طائرِ دِل رُوح کے معبد میں کہیں

جس طرف جاؤں وہی نقشِ قدم ملتے ہیں
عشق بے حد میں کہیں، عقل کی سرحد میں کہیں

www.caarwan.com

وہی نسبت مری شریانوں میں لَو دیتی ہے
گُندھ گیا جس کا شرر خاکِ اب وجد میں کہیں

کب خدوخال کی تعیین مناسب ہے مگر
ہے خُدا جلوہ نما روئے محمدؐ میں کہیں

خوش نصیبی درِ سرکار پہ لے آئی ہے
اب ہم آتے ہیں، غمِ دہر! تری زد میں کہیں

جس پہ غش کھا کے گرے حضرتِ موسیٰؑ خورشید
طُور اِک سنگِ نشاں ہے رہِ احمدؐ میں کہیں

☆☆☆

❖

ہے وہی کُنجِ قفس اور وہی بے بال و پَری
وہی میں اور تمنّا کی وہی بے اثری

لب مِلے ہیں سو شب و روز ہیں فریاد کناں
آنکھ پائی ہے سو ہے وقفِ پریشاں نظری

کِس سے کیجئے خلشِ سوزشِ پنہاں کا بیاں
کون سُنتا ہے یہاں قصّۂ شوریدہ سری

www.caarwan.com

السّلام اے شہِ جنّ و مَلک و حور و بشر
جس کے قامت پہ کھُلا حُسنِ لباسِ بشری

کُوبکو جس کی ضیا مہرِ درخشاں کی طرح
چار سُو جس کی عطا مثلِ نسیمِ سحری

جس کے گھر میں نہیں ملتے زر و گوہر وہ غنی
ہاتھ میں جس کے نہ شمشیر نہ خنجر وہ جری

جس کے نقشِ کفِ پا دامنِ صحرا پہ گُلاب
فیض سے جن کے ہو تپتی ہوئی مٹّی بھی ہَری

بہ حسب صاحبِ اِسراء و بُراق و معراج
بہ نسب مطلّبی و قرشی و مُضری

تیرے اوصاف کہاں اور کہاں میری زباں
طاقتِ وصف سے بالا تری والا گُہری

فیض نے تیرے تراشے ہیں جواہر کیا کیا
زور و فقرِ علوی ، عدل و جلالِ عُمری

کجکُلاہوں کو مبارک ہوسِ مال و منال
اس گدا کو ترے دروازے کی دریوزہ گری

اک نظر ہو کہ بنے مخزنِ انوارِ صفا
یہی جھولی کہ جواب تک ہے گناہوں سے بھری

☆☆☆

www.caarwan.com

❖

یہ در و بام و گنبد و محراب
سر بسر ہیں مِری نظر کا حجاب

کاش پھر سے وہی مدینہ ہو
پھر وہی شہرِ پُر سکینہ ہو

کچّی گلیاں ہوں ، کچی دیواریں
اور کھجوروں کے شاخچوں کی چھتیں

کُو بہ کُو نقشِ پائے احمدؐ ہو
سُو بہ سُو خوشبوئے محمدؐ ہو

آنکھ روشن ہو روئے انور سے
چھو سکیں ہاتھ ، پائے اطہر سے

صورتیں ہوں نبیؐ کے پیاروں کی
جس طرح مشعلیں ستاروں کی

شیشۂ جاں میں ہو نہ بال کوئی
دِل میں اُٹھتا نہ ہو سوال کوئی

اہلِ منزل نہ راستہ پوچھیں
آنکھ سے دیکھ لیں تو کیا پوچھیں

سامنے نُور ہو حقیقت کا
ابر حائل نہ ہو روایت کا

نہ دلیلوں کی ٹھوکریں کھائیں
جو سُنیں دوڑ کر بجا لائیں

☆☆☆

www.caarwan.com

دُوری حضوری

ہے یُوں تو مرے ساتھ یہ دُوری کی مصیبت
اِس بار کی دُوری ہے گراں دِل پہ نہایت

اسباب حضوری کے بظاہر تھے بہم سب
سو بار خیالوں میں ہوئی طے یہ مسافت

سو بار کیا دِل نے طوافِ حرمِ پاک
سو بار ہوئی روضۂ اطہر کی زیارت

اب خواب سے چونکا ہوں تو دُوری کا سماں ہے
اب دستِ دِلِ زار ہے اور دامنِ حسرت

ساحل سے ، سفینے کو ، کھڑا دیکھ رہا ہوں
پابستۂ حالات ، رہینِ غمِ قسمت

ہے خوف کبھی شامتِ اعمال کا دِل میں
ہے جس سے بہت طائرِ جاں کو مرے وحشت

افسوس ہے، حسرت ہے، تاسّف ہے، قلق ہے
آنسو ہیں رواں صورتِ سیلابِ ندامت

آتا ہے کبھی واقعۂ فتحِ مُبیں یاد
اُمّید بندھاتا ہے کبھی آیۂ رحمت

اُمّید کہ شاید وہ کرم بارِ دِگر ہو
اُمّید کہ شاید ہو اِسی میں کوئی حکمت

ہو ہجر سے شاید کہ حضوری کی لگن تیز
اور شوق کو مہمیز کرے دل کی جراحت

www.caarwan.com

شاید دِلِ مہجور پہ ہوں لُطف کے در باز
شاید ہو یہ محسوس کہ دُوری بھی ہے قُربت

سوچو تو بڑی شے ہے جُدائی کی تڑپ بھی
سمجھو تو تڑپ بھی ہے عنایت کی علامت

☆☆☆

❖

مال و منال کی ہے نہ منصب نہ جاہ کی
ہے دِل میں آرزو تو اُسی بارگاہ کی

اے بادِ سازگار ، مجھے بھول کر نہ جا
میں بھی ہوں مُشتِ خاک مدینے کی راہ کی

تکتا ہے جھک کے گنبدِ عالی کو آسماں
زینت ہے اِس گُہر سے زمیں کی کُلاہ کی

www.caarwan.com

ہے روز و شب، یہاں کے شب و روز پر محیط
گردش کِسی کے گوشۂ چشمِ سیاہ کی

رکھتی ہیں دُوریوں میں حضوری کی کیفیت
سرشاریاں یہ حاضریِ گاہ گاہ کی

مجھ پر اِسی سبب سے ہُوا اُنؐ کا التفات
قسمت تو دیکھیے مرے حالِ تباہ کی

خورشیدؔ، کیوں نہ اپنے مقدّر پہ رشک آئے
"مَیں اور بارگاہ رسالت پناہ کی"

☆☆☆

سبز گنبد

آرام گہِ سیّدؐ سادات یہ گنبد
ہے فخرِ زمیں، تاجِ سماوات، یہ گنبد

ہے اِس کی عطا قبلہ نمائی مرے دِل کی
آئینۂ حق، ردِّ طلسمات، یہ گنبد

تابندہ ہیں اِس پرتوِ سرسبز سے راہیں
ہے بڑھ کے مہ و مہر سے دن رات یہ گنبد

کھُلتے ہیں یہاں آن کے امکاں دِل و جاں کے
تریاقِ سمِ دہر و غمِ ذات یہ گنبد

خورشیدؔ کو رکھتا ہے تہِ گنبدِ گرداں
آزادِ غمِ گردشِ حالات یہ گنبد

☆☆☆

www.caarwan.com

❖

ہوں تو گناہگار پہ قسمت عجیب ہے
خوابوں میں پارسائی کی دولت عجیب ہے

کیا دیجیے مثال کہ مِلتی نہیں مثال
ذکرِ رسولؐ پاک کی لذّت عجیب ہے

اب بھی اُسی جہانِ اذیّت میں ہوں مگر
جو دِل پہ چھا رہی ہے وہ راحت عجیب ہے

مجھ پر بھی ایک پل نگہِ خاصِ التفات
اے شاہِؐ دو جہاں مری حالت عجیب ہے

خورشید صرفِ نعتِ نبیؐ ہو گیا جو حرف
اُس حرفِ شکّریں کی حلاوت عجیب ہے

☆☆☆

❖

شان اُنؐ کی سوچیے اور سوچ میں کھو جائیے
نعت کا دل میں خیال آئے تو چُپ ہو جائیے

سونپ دیجے دیدۂ تر کو زباں کی حسرتیں
اور اِس عالم میں جتنا بن پڑے رو جائیے

یا حصارِ لفظ سے باہر زمینِ شعر میں
ہو سکے تو سرد آہوں کے شجر بو جائیے

اے زہے قسمت کسی دِن خواب میں پیشِ حضورؐ
فرطِ شادی سے ہمیشہ کے لئے سو جائیے

اے زہے قسمت اگر دشتِ جہاں میں آپؐ کے
نقشِ پا پر چلتے چلتے نقشِ پا ہو جائیے

☆☆☆

www.caarwan.com

❖

نازاں ہے اس پہ دِل کہ بُلایا گیا مجھے
آخر درِ حضورؐ پہ لایا گیا مجھے

اس راہ میں زمیں کی طنابیں کھچی رہیں
ہر گام گردشوں سے بچایا گیا مجھے

نادیدہ ایک لمسِ محبت تھا دستگیر
تھک کر اگر گِرا تو اُٹھایا گیا مجھے

سورج بھی اقتدا میں چلا اور کشاں کشاں
لے کر حضور میں ، مرا سایا گیا مجھے

ہر کہکشاں کی گرد مرے بال و پَر میں تھی
ایسی بلندیوں پہ اُڑایا گیا مجھے

اشکوں کی چلمنوں سے زمانے گزر گئے
جو کچھ سُنا ہُوا تھا ، دِکھایا گیا مجھے

خورشید حاضری یہ نصیبوں کی بات ہے
نازاں ہے اس پہ دِل کہ بُلایا گیا مجھے

☆☆☆

www.caarwan.com

❖

سمجھو کہ سب دُکھوں سے شِفا ہو گئی مجھے
جب دِل دُکھا ہے نعت عطا ہو گئی مجھے

مجھ کو کِسی سے پوچھ کے جانا نہیں پڑا
وہ رہگزر ہی راہ نما ہو گئی مجھے

میں ایک مُشتِ خاک تھا اور وہ بھی مُنتشر
شیرازہ اُس گلی کی ہَوا ہو گئی مجھے

ڈوبی جو واں جبیں عرقِ انفعال میں
موجِ سموم بادِ صبا ہو گئی مجھے

حاصل تمام عُمر کی بینائیوں کا تھی
دُزدیدہ اِک نظر کہ روا ہو گئی مجھے

سیرت کے آئینے پہ نگہ جم کے رہ گئی
یاد اُنؐ کی ایک ایک ادا ہو گئی مجھے

☆☆☆

❖

دِل میں وفورِ جوش ولائے رسولؐ ہو
منہ میں زبان مدحِ سرائے رسولؐ ہو

بند آنکھ میں ہو کوئے رسولؐ اور جب کھُلیں
آنکھیں تو مُتّصِل کفِ پائے رسولؐ ہو

بانت سُعاد و بُردۂ پاکیزہ کے طفیل
حاصل مجھے بھی فیضِ رِدائے رسولؐ ہو

www.caarwan.com

دل میرا نُورِ عشقِ محمدؐ سے جگمگائے
جاں میری جلوہ گاہِ ضیائے رسولؐ ہو

اُس کو جہانِ کذب و رِیا کیا لُبھا سکے
وہ جس کو یاد صِدق و صفائے رسولؐ ہو

اے دِل یہ فرصتِ دونفس رائگاں نہ جائے
ایک ایک ضرب صرفِ ثنائے رسولؐ ہو

محشر میں آفتابِ قیامت کے روبرو
خورشید کو پناہِ عبائے رسولؐ ہو

☆☆☆

❖

لمسِ احمدؐ کے لئے چشم بره ، زنگ آلود
خانۂ دِل پہ پڑا قفلِ گُنہ ، زنگ آلود

یا نبیؐ! ایک نظر جو اِسے محکم کر دے
جوشِ پیکار میں ہے میری زرہ زنگ آلود

نیم شب ، گریۂ خلوت مجھے ارزانی ہو
دَورِ حاضر کی ہَوا سے ہے مژہ زنگ آلود

ہو وہ فیضان کہ سینہ مرا ہلکا ہو جائے
بارِ آہن ہے کوئی دِل کی جگہ ، زنگ آلود

www.caarwan.com

تیرے پیغام کی جدّت نہیں کھلتی اِس پر
کتنی صدیوں سے ہے اُمّت کی نگہ، زنگ آلود

رزم گاہِ حق و باطل میں اُترنا کیسا
ہو اگر خنجر و شمشیرِ سپہ زنگ آلود

ڈال دے پرتوِ انوارِ نبوّت اپنا
کھول دے فکر کی ایک ایک گرہ زنگ آلود

خسروا! یہ تری جمہور نوازی کا ہے فیض
کہ زمانے میں ہے تاجِ سرِ شہ زنگ آلود

تیرا دَر وا ہے سدا تیرے غلاموں کے لئے
اہلِ دُنیا کا ہر اِک باب پنہ زنگ آلود

منتظر پھر الفِ صیقل انگشت کا ہے
سال ہا سال سے آئینۂ مہ ، زنگ آلود

ہو عطا ایک تسلسل اِسے تابانی کا
گاہ تاباں دلِ خورشید ہے گہ زنگ آلود

❖

پھر رہِ نعت میں قدم رکھا
پھر دمِ تیغ پر قلم رکھا

شافعِ عاصیاں کی بات چلی
سرِ عصیاں ادب سے خم رکھا

صانعِ کُن کی غایتِ مقصود
جس کی خاطر یہ کیف و کم رکھا

www.caarwan.com

باعثِ آفرینشِ افلاک
خاک کو جس نے محترم رکھا

آستاں پر اُسیؐ کے ، جھکنے کو
آسماں کی کمر میں خم رکھا

مدحتِ شانِ مصطفیؐ کے لیے
دل میں سوز اور مژہ میں نم رکھا

ہاں اُسی آخریں نوا کے لئے
سازِ ہستی میں زیر و بم رکھا

تو نے اے چارہ سازِ اُمتیاں
دھیان سب کا بچشمِ نم رکھا

دُکھ کسی کا ہو ، اپنے دِل پہ لیا
تو نے ہم سے وہ ربطِ غم رکھا

تیری ہستی نے فرقِ اُمت پر
تاجِ سرتاجیِ اُمم رکھا

ہر زمانہ ترا زمانہ ہے
سب زمانوں کو یوں بہم رکھا

کوششِ نعت نے مجھے خورشیدؔ
خود سے شرمندہ دم بدم رکھا

لفظ عاجز ہوئے تو آخرِکار
چشمِ تر نے مرا بھرم رکھا

☆☆☆

www.caarwan.com

❖

میں ہوں ، سفرِ شوق ہے ، طیبہ کی ہَوا ہے
غنچے کی طرح آج دِلِ زار کِھلا ہے

کچھ دیر کو اے ہم سفرو! پاس نہ آؤ
اِک محشرِ جذبات مرے دِل میں بپا ہے

اللہ ری رعنائی ، بام و درِ طیبہ
جو میرے تصوّر میں تھی کچھ اُس سے سِوا ہے

ہر سمت وہی نکہتِ دامانِ محمدؐ
ہر گام وہی تابشِ نقشِ کفِ پا ہے

ہر نقشِ قدم میں وہ قدم دیکھ رہا ہوں
آنکھوں پہ مری ، چاک زمانوں کی رِدا ہے

قدموں سے سوا میری نگاہیں نہیں اُٹھتیں
گو چہرۂ انور کی بھی ضو جلوہ نما ہے

دیدار میسّر ہے ، نہیں ہمّتِ دیدار
سر سوئے زمیں بارِ ندامت سے جھکا ہے

سر کو مگر احساس ہے اِک لمسِ کرم کا
وہ لمس کہ ہر دَرد سے پیغامِ شِفا ہے

اِس لمس نے انوار کے در کھول دیے ہیں
وہ دیکھ رہا ہوں کہ جو دیکھا نہ سُنا ہے

آہٹ ہے فضاؤں میں فرشتوں کے پَروں کی
جو موجِ ہَوا آتی ہے جنت کی ہَوا ہے

اب دیکھیے کب مِلتی ہے اِس خواب کی تعبیر
میں ہوں ، سفرِ شوق ہے ، طیبہ کی ہَوا ہے

www.caarwan.com

❖

جِنّے وی وصف کریئے نیں ، جے کریئے غور حضورؐ دے نیں
ہر چنگی گل حضورؐ دی اے ، سب اُچّے طور حضورؐ دے نیں

ہر دَور دے دُکھاں دا دارُو ، موجود حضورؐ دی سیرت وچ
ہُن ختم نبوّت ہو چُکّی ، ہُن سارے دَور حضورؐ دے نیں

اوہ نور مدینے مکّے دا ، وچ مشرق مغرب پھیل گیا
سب قاہرہ ، قُرطبہ ، غرناطہ ، بغداد ، لہور ، حضورؐ دے نیں

اسیں چنگے مندے جو کُجھ ہاں ، ساڈا مان حضورؐ دی نسبت ہے
سب ہیرے ، پتھّر ، موتی ، منکے ، کچ ، بلور ، حضورؐ دے نیں

خورشیدؔ جیہڑے دل دے اندر آ عشقِ نبیؐ ڈیرا کیتا
اوس دِل دے داغ نیں چن ورگے ، اوہ غارِ ثور حضورؐ دے نیں

☆☆☆

مدینہ میں

کیا حسیں گُنبد و محراب ہیں لیکن مرا دِل
ڈھونڈتا ہے وہی مٹّی کے مکاں
چھت پہ وہی عودِ نخیل
اور دروازوں پہ حُجروں کے
سیہ اُون کے موٹے پردے

ملنا چاہتا ہوں سر پہ وہی خاکِ ریاضِ جنت
پے بہ پے جس میں وہ تابندہ قدم آتے تھے
ہائے وہ سادہ سا منبر ہے کہاں
رشک سے جس کے ہوئی گریہ کُناں حنّانہ

www.caarwan.com

میرا دِل صورتِ غربال ہے
یادوں سے فگار
چھاننا چاہتا ہے خاکِ بقیع
جس میں ہیں اتنے ستارے کہ فلک پر بھی نہیں

اے اُحد تجھ سے محبّت ہے مجھے
اے اُحد تجھ سے محبت تھی مرے مولاؐ کو
اے اُحد تجھ کو محبّت تھی مرے مولاؐ سے

اے اُحد آج بھی دامن میں ترے
ہے وہی ہیبت حمزہ کا جلالِ نفسِ بازپسیں
جیسے اِک شیر کی آنکھ
کسی روبہ پہ ٹھہر جائے حقارت لے کر

شاہراہیں ہیں کہ اژدر ہیں
جو نگلے ہوئے ہیں کتنے نشیب اور فراز
جن سے وابستہ مرا کھویا ہوا حافظہ ہے

یوں رُلاتی ہے مجھے چشمِ تصور کی بھی نابینائی
کچھ سجھائی نہیں دیتا کہ کہاں کیا کیا تھا
تُف ہے اے چشمِ تصور تجھ پر

اشک بہتے ہیں تو بہنے دے کہ اِن آئنوں میں
شاید اُس گزرے ہوئے وقت کی تصویریں ہوں
جو مرے دِل سے گزرتا ہی نہیں

☆☆☆

www.caarwan.com

سلام و مرثیه

www.caarwan.com

آتی نہیں بیان میں عظمت حُسینؑ کی
کیجئے زبانِ اشک سے مِدحت حُسینؑ کی

ہو کر غریقِ خونِ شہادت ، نِکل گئی
باہر حدودِ وقت سے وُسعت حُسینؑ کی

ہے خونِ دَودمانِ نبیؐ سے لِکھی ہوئی
لوحِ جہاں پہ سطرِ شہادت حُسینؑ کی

www.caarwan.com

جس میں نہ مصلحت ہے نہ کوئی مصالحت
وہ تیغِ بے نیام ہے سیرت حُسینؑ کی

وہ دِل خیالِ سود و زیاں سے ہے بے نیاز
جس دِل میں جاگزیں ہے روایت حُسینؑ کی

کیا کیا گُہر لُٹے سرِ میدانِ کربلا
ہے یاد آسماں کو سخاوت حُسینؑ کی

خورشید نسبتِ اب وجد بے اثر نہیں
پاتا ہوں اپنے خوں میں حرارت حُسینؑ کی

☆☆☆

❖

ہے جس میں کوہساروں کی عظمت، حُسینؑ ہے
دریاؤں کی ہے جس میں سخاوت، حُسینؑ ہے

پہچانتی ہے اُس کے اشاروں کو ذوالفقار
شیرِ خُدا کا دستِ شجاعت حُسینؑ ہے

جس میں بڑے بڑوں کا ہے رُخصت پہ انحصار
اُس معرکے میں نقشِ عزیمت حُسینؑ ہے

مہرِ وفا کو جس نے بچایا غروب سے
اب حشر تک وہ عصر کی ساعت حُسینؑ ہے

www.caarwan.com

حاصل ہے جس کو پرتوِ نورِ محمدیؐ
وہ ماہتابِ مہرِ رسالت حُسینؑ ہے

پائے یزید کو نہ رہا چار دِن ثبات
برپا ہے آج تک وہ قیامت حُسینؑ ہے

ہر دَور میں جو اُٹھتی ہے باطل کے رُوبرو
وہ تاب ، وہ مجال ، وہ طاقت ، حُسینؑ ہے

☆☆☆

❖

اشک میں گھُل گیا لہو ، سُرخ ہَوا فضا کا رنگ
عرصۂ جان پہ چھا گیا پھر وہی کربلا کا رنگ

کس سے بھلا وہ ٹل سکے ، عزم ہو جب حُسینؑ کا
کون اُسے بدل سکے ، رنگ ہو جب خُدا کا رنگ

اُس نے بجھا دیا چراغ ، تا رہے سہل و ساز گار
ظُلمتِ پردہ دار میں ، بدلی ہوئی ہَوا کا رنگ

www.caarwan.com

پر وہ سبھی تھے جاں نثار، سود و زیاں سے برکنار
اُن کے دِلوں میں تھا کوئی رنگ تو تھا وفا کا رنگ

جب بھی خیال آ گیا اُس سرِ سرفراز کا
صفحۂ دِل سے اُڑ گیا، مصلحت و رِیا کا رنگ

ڈھل نہ سکے گا تا ابد اب کفِ دستِ شام سے
خونِ دلِ شہید کا رنگ نہیں حِنا کا رنگ

صرف کئے سُخن ہزار، پھر بھی رہا مآلِ کار
مُہر بلب حروف پر، حسرتِ مدّعا کا رنگ

☆☆☆

❖

کربلا کی خاک پر کِس کا یہ احساں ہو گیا
ذرّہ ذرّہ دانۂ تسبیحِ مرجاں ہو گیا

کِس کی جرأت ظُلمتِ جبر و ستم کو کھا گئی
کِس کے خوں سے بامِ ہستی پر چراغاں ہو گیا

پانی پانی شرم سے ہے آج تک جوئے فرات
میرے ساحل پر یہ کِس کا خون ارزاں ہو گیا

اے حُسینؑ ابنِ علیؑ تیری شہادت کو سلام
حرفِ حق جس کی تجلّی سے فروزاں ہو گیا

بن گئے دِل کے صدف میں کتنی یادوں کے گہر
کربلا کا ذکر گویا ابرِ نیساں ہو گیا

☆☆☆

www.caarwan.com

❖

دیارِ ہُو میں کھڑا ہوں فنا کا عالم ہے
بس ایک یاد میں آبِ بقا کا عالم ہے

اِس ایک بوند میں سب کچھ ڈبوئے بیٹھا ہوں
"عجیب قطرۂ اشکِ عزا کا عالم ہے"

مجھے تو خون رُلاتی ہے وقت کی رفتار
قدم قدم پہ بدلتی ہَوا کا عالم ہے

ذرا میں ذہن پہ سایہ فگن رِدائے رسولؐ
ذرا میں قافلۂ بے رِدا کا عالم ہے

ذرا میں راکبِ دوشِ نبیؐ کا منظرِ پاک
ذرا میں اِک سرِ قرآں سرا کا عالم ہے

کسی کے بعد یہ عالم ہے قریۂ جاں کا
کہ زندگی دلِ بے مدّعا کا عالم ہے

گزر کے بھی نہیں گزرا وہ سانحہ خورشیدؔ
نفس نفس میں وہی کربلا کا عالم ہے

☆☆☆

www.caarwan.com

❖

پھر نیا سال ، نیا ماہِ محرّم آیا
کِھل اُٹھے زخم ، کِسی یاد کا موسم آیا

آسماں اشک فشانی کو سیہ پوش ہُوا
لالہ صحرا میں بچھانے صفِ ماتم آیا

یک بہ یک خونِ شہیداں سے زمیں سُرخ ہُوئی
پے بہ پے آنکھ میں ، لے لے کے لہو ، غم آیا

اے حُسینؑ ابنِ علیؑ ، تیری بسالت کو سلام
تُجھ سا رزمِ حق و باطل میں کوئی کم آیا

دل سے تا چشم قلم رَو ترے اندوہ کی ہے
درد آیا تو کبھی گریۂ پیہم آیا

سُو بہ سُو آج بھی ہیں تیرے گھرانے کے غلام
جَون آیا ، کبھی قنبر ، کبھی میثم آیا

دِل میں تسلیم ترے ذکر سے دائم مربوط
آنکھ میں اشک تری یاد سے توأم آیا

☆☆☆

www.caarwan.com

❖

یہاں سے دُور ، وہیں کربلا میں رہتا ہے
ہنسوں بھی میں تو مرا دِل عزا میں رہتا ہے

وہ انتہا تو رگِ جاں میں جوش مارتی ہے
مرا سخن تو کہیں ابتدا میں رہتا ہے

بظاہر اُس کو گزارا گیا فنا سے مگر
وہ نام چشمۂ آبِ بقا میں رہتا ہے

مثالِ خضر سدا دستگیرِ دل زدگاں
حُسینؑ ساحلِ سیلِ بلا میں رہتا ہے

ستارہ وار چمکتا ہے آسمانوں میں
اور اُس کا عکس دِلِ آشنا میں رہتا ہے

نصیبِ اہلِ کدورت کہاں سُراغ اُس کا
وہ صرف سینۂ اہلِ صفا میں رہتا ہے

کبھی جھلکتا ہے صحرا میں روشنی کی طرح
کبھی وہ لرزشِ بانگِ درا میں رہتا ہے

کبھی سفر میں کبھی منزلوں میں اُس کی نمود
کبھی طلب میں کبھی مدعا میں رہتا ہے

ہر ایک شخص کے عزمِ بقا میں ہے زندہ
ہر اِک ستم کی شکست و فنا میں رہتا ہے

زمانہ اُس کی ابھی ابتدا کو چھو نہ سکا
کِسے خبر کہ وہ کِس انتہا میں رہتا ہے

مجھے تلاش میں جانا نہیں پڑا اُس کی
وہ میرے ذہن کی آب و ہوا میں رہتا ہے

☆☆☆

www.caarwan.com

❖

نئے برس کا نیا چاند آسماں پہ چڑھا
غمِ حُسینؑ میں دِل خوں ہُوا، سِناں پہ چڑھا

اِسے ہلال کہیں یا بیادِ کرب و بلا
کہیں کہ خنجرِ دستِ ستم فساں پہ چڑھا

غمِ حُسینؑ وہ غم ہے کہ خضر کہتا ہے
فنا کا رنگ مری عُمرِ جاوداں پہ چڑھا

حُسینؑ ابنِ علیؑ شہ سوارِ بے ہمتا
کوئی نہ اُس کی طرح توسنِ زماں پہ چڑھا

وہ سر بلندِ ازل، کوہسارِ ہمّت و عزم
بلا کا سیلِ بلا جس کے کارواں پہ چڑھا

وہ اُس کی یورشِ تنہا، ہجومِ اعدا میں
اِک آفتاب تھا انبوہِ کہکشاں پہ چڑھا

زمانہ خود بھی تحیّر سے اُس کو دیکھتا ہے
کچھ اِس طرح وہ زمانے کی نَردباں پہ چڑھا

چراغِ اِذن بُجھایا جو اُس نے خیمے میں
تو اور نورِ وفا رُوئے عاشقاں پہ چڑھا

اُسی کے دم سے کُھلے مضمراتِ انساں کے
اُسی کو دیکھ کے رنگِ یقیں گماں پہ چڑھا

لہو میں ڈوب کے آخر اُسی کی فتح ہوئی
کہ اُس کا نام دِلوں میں رہا، زباں پہ چڑھا

www.caarwan.com

مناقب

بہاولپور
محمد

www.caarwan.com

❖

ضمیر دہر کا اظہار سیّدِ ہجویر
سپاہِ عشق کے سالار، سیّدِ ہجویر

جہاں میں چار طرف تیرگی اُمڈتی ہوئی
اور اُس میں نور کا مینار سیّدِ ہجویر

لُٹا رہے ہیں گہر معرفت کے صدیوں سے
مثالِ ابرِ گُہر بار، سیّدِ ہجویر

www.caarwan.com

دِلوں میں آج تلک دائرے بناتے ہوئے
رواں ہیں صورتِ پرکار سیّدِؒ ہجویر

وہ جن کا خامہ نظر کے لئے ہے کشفِ حجاب
امین و کاشفِ اسرار سیّدِؒ ہجویر

نگہ میں جس کی فر و فالِ پادشاہی ہیچ
شکوہِ فقر کا پندار سیّدِؒ ہجویر

کہاں وہ آپ کے اوصافِ آسماں آثار
کہاں یہ مجھ سا سیہ کار ، سیّدِؒ ہجویر

☆☆☆

خطاب بہ حضرتِ گنجِ شکرؒ

اے کہ زنورِ سینہ ات سینۂ ہند تابناک
بادۂ عشق می خوری جرعہ فشاں بروئے خاک
آمدہ ام بہ درگہت بُو کہ علاج می کُنی
ہر نفس است تار تار دل زغم است چاک چاک
بُو کہ ترا خبر بود بادہ چرا نہ می کشد
آں کہ بہ مزرعِ دلم خود بنشاند شاخِ تاک
بُو کہ زمہر پیشِ اُو دستِ دعا کُنی دراز
بُو کہ زلطف بنگرد جانبِ من خدائے پاک
بر دلِ من نظر بکن پردہ زچشمِ من کُشا
باز زخلوتِ دلم راہِ بہ انجمن کُشا

www.caarwan.com

بیں کہ ز سوزشِ نفس بر دلِ من چکد شرار
گشتہ زخونِ داغ داغ سینہ تمام لالہ زار
سجدۂ رسم بے حضور ، حسرتِ آں کُشم کہ از
کثرتِ برگ و بر کُنم سجدہ مثالِ شاخسار
حیرتِ جاں گُسِل مرا ، فرصتِ ہاؤ ہُو نہ داد
ورنہ بنالہ ای تواں کرد گداز کوہسار
حرف حریفِ درد نیست ، درد بیاں نمی شود
گفتۂ خویش می کند لحظہ بہ لحظہ شرمسار

اے کہ نگاہِ توز خاک تا بہ دفینہ می رو
یاب زلرزشِ لبم آنچہ بہ سینہ می رو

☆☆☆

خوشبوئے عقیدت

جب ہوئی زارِ غمِ دہر سے حالت اپنی
صرفِ آلام ہوئی طاقت و ہمّت اپنی
کام آئی وہی خوشبوئے عقیدت اپنی
یاد آئی شہِ کرماںؒ* سے قرابت اپنی
زور کرنے لگی سوئی ہوئی نسبت اپنی

کِس لئے شام و سحر حسرتِ دُنیا میں جلیں
کیوں غمِ سود و زیاں میں کفِ افسوس ملیں
کیوں پنہ پھر اُسی کھوئی ہوئی جنّت میں نہ لیں
آ تصوّر میں ذرا روضۂ اَبّنؒ پہ چلیں
کہ وہاں جا کے سنبھلتی ہے طبیعت اپنی

www.caarwan.com

شاہِ اَبنؒ فلکِ چشت کا بدرِ روشن
موجِ دریاؒ میں ڈبوئے ہوئے دِل کا دامن
جس سے شاداب ہے انوارِ فریدیؒ کا چمن
جس میں تابندہ ہے اجمیر کے سورجؒ کی کرن
کر گیا عام زمانے میں سخاوت اپنی

شمعِ ارشاد جلی جس کی ولایت کے طفیل
شاخِ مسواک پھلی جس کی کرامت کے طفیل
نُور کی بیل چلی جس کی خلافت کے طفیل
فاطمیؓ ، آلِ علیؓ ، جس کی سیادت کے طفیل
ثبت ہے صفحۂ عالم پہ نجابت اپنی

یاد رکھنا ہے ہمیں اپنی روایت کا لباس
وہ طریقت کی قبا اور وہ شریعت کا لباس
بدرِ چشتیؒ سے دمکتی ہوئی نسبت کا لباس
زندگی لاکھ بدلتی رہے جدّت کا لباس
ہم نہ بھولیں گے یہ میراثِ قدامت اپنی

ہم کو بازارِ محبت میں اگر پائے کوئی
سیم و زر، لعل و گہر دے کے نہ بہلائے کوئی
طمعِ دولتِ دُنیا میں نہ اُلجھائے کوئی
مُشتِ خاک اُس درِ اقدس کی اُٹھا لائے کوئی
کہ یہی خاکِ پُر انوار ہے قیمت اپنی

سوئے امروہہ کبھی اذن ہو خورشید اگر
خاکِ ہم پایۂ فردوس پہ ہو جائے گزر
اور پڑے بام و درِ روضۂ عالی پہ نظر
اشک میں ڈوبا ہُوا خامۂ مژگاں لے کر
لکھتے آنا در و دیوار پہ حسرت اپنی

☆ شاعر کے جدّ اعلیٰ حضرت ابوالفتح، شاہ اَبن، کرمانی، المعروف بہ ''بدرِ چشتی''۔ روضۂ مبارک امروہہ میں ہے۔ امروہہ کے اہلِ سنّت ساداتِ رضویہ آپ ہی کی اولاد ہیں۔

☆☆☆